مسجد نصرت جہاں کے علاقہ کی میئر اور کونسلرز کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں مسجد کے علاقہ Hvidovre میونسپلٹی کی میئر .Won Helle Adelborg صاحبہ نے اپنے چار کونسلرز Maria Durhuus صاحبہ، Annette Sjobeck صاحبہ، Kenneth F. Christensen صاحب اور Kashif Ahmad صاحب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

مؤخر الذکر کاشف احمد صاحب احمدی نوجوان ہیں۔

میئر (Mayor) صاحبہ نے تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ اس مسجد کے علاقہ کی میئر ہیں اور باقی میرے ساتھ اس علاقہ کے کونسلرز ہیں۔

ڈنمارک میں ملکی سطح پر آج رخصت کا دن تھا۔ حضور انور نے میئر صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ آج یہاں رخصت کیوں ہے؟ اس پر بتایا گیا کہ آج کرسچن کی رخصت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے تھے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** اور کوئی دوسرا ملک تو اس تاریخ کو رخصت نہیں مناتا اور ہمسایہ ملک سویڈن میں بھی آج کوئی ایسی رخصت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل ریفیوجی کرائسز کی وجہ سے بارڈر فری نہیں ہیں اور کافی چیکنگ ہو رہی ہے۔ اس پر میئر نے عرض کیا کہ ہمیں بھی اس بات کا افسوس ہے کہ سخت چیکنگ ہو رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم سب کو متحد ہونا چاہئے اور دنیا کے امن پر اپنا فوکس کرنا چاہئے۔ امن کے قیام سے ہی یہ سب مشکلات دُور ہوں گی۔

میئر نے عرض کیا کہ یہاں احمدیہ کمیونٹی بہت پُر امن ہے۔ بڑے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اُس مسیح علیہ السلام کو مانا ہے جو اس زمانہ میں آیا ہے اور جس نے یہ اعلان کیا کہ وہ عیسیٰ مسیح کے نقشِ قدم پر آیا ہے اور جس طرح پہلے مسیح نے عمل کیا اور تعلیم دی میں بھی اسی طرح کروں گا اور میرے ماننے والے بھی اسی طرح کریں گے۔ پس احمدیوں نے چونکہ اس زمانہ میں آنے والے مسیح علیہ السلام کو مانا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ امن پسند ہوں اور ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آنے والے اور دوسروں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

میئر نے عرض کیا کہ کیا حضور انور نے یہ نئی تعمیرات دیکھی ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں کل آیا ہوں۔ کچھ وقت کے بعد میں نے یہ ساری نئی تعمیرات دیکھی ہیں۔ آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے اجازت دی۔ آج ہم جس جگہ بیٹھے ہوئے ہیں یہ نئی جگہ ہے اور بڑی اچھی ہے ورنہ پہلے تو ایسی جگہیں نہیں ہوتی تھیں۔

میئر نے کہا کہ یہ مسجد بڑی خوبصورت ہے اور میرے خیال میں سکینڈے نیویا کی پہلی مسجد ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے فنِ تعمیر کے لحاظ سے آپ کے ایریا میں یہ خوبصورت بلڈنگ ہے اور یہ بلڈنگ Listed ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: اب نیچے ایک بڑا ہال بھی تعمیر ہوا ہے۔ آپ اپنا فنکشن بھی یہاں کر سکتی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضور انور آجکل کہاں رہتے ہیں اور دنیا کے ممالک کے دورے وغیرہ کرتے ہیں، حضور انور نے فرمایا: میں آجکل لندن میں رہتا ہوں۔ میں دنیا کے مختلف ممالک میں جہاں ضرورت ہوتی ہے دورہ پر جاتا ہوں۔ دنیا بھر میں ہمارے مشن ہیں۔ بعض بہت نئے ہیں اور بعض بہت پرانے ہیں۔ جب نئی مساجد اور سنٹرز تعمیر ہوتے ہیں یا کوئی سپیشل پروگرام، Events ہوتے ہیں تو میں جاتا ہوں۔ گزشتہ سال نومبر میں مَیں جاپان گیا تھا۔ وہاں ہماری پہلی مسجد کا افتتاح ہوا تھا۔ تو ایسے خاص مواقع پر میں سفر کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ اُس کے علاقہ میں 41 کونسلرز ہیں اور علاقہ کی آبادی 55 ہزار ہے اور ان میں سے 35 ہزار ووٹ دینے کے اہل ہیں جن کی عمر 18 سال یا اس سے زائد ہے جو ووٹر لسٹ میں شامل ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ کے علاقہ کی آبادی کا تیسرا حصہ 18 سال کی عمر سے کم ہے۔ اس لحاظ سے آپ کے نوجوان کم ہو رہے ہیں۔ اپنی نوجوان نسل کی تعداد بڑھائیں۔ آپ کو اپنی فیملیز بڑھانی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کا یہ علاقہ بہت اچھا ہے، تازہ ہوا ہے اور خوشگوار فضا ہے۔ ایک اچھا ماحول ہے۔

ایک خاتون کونسلر Maria صاحبہ نے سوال کیا کہ آپ کو اسلام کی تبلیغ اور امن کے قیام کے لئے کیا چیلنج درپیش ہیں اور آپ کی پرسیکیوشن بھی ہو رہی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اسلامی ممالک خاص کر پاکستان میں ہمارے خلاف حکومتی طور پر پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔ با قاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، بحیثیت مسلمان عمل نہیں کر سکتے اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہیں کر سکتے یہ با قاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔

دوسرے ممالک انڈونیشیا، ملائشیا وغیرہ میں حکومتی سطح پر کوئی ایسا قانون تو نہیں ہے لیکن ہمیں کو اپنے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے اور ہم کھل کر تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ان ممالک میں ہماری کمیونٹی مسلسل بڑھ رہی ہے اور لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

افریقن ممالک میں، ساؤتھ امریکن ممالک میں ہماری تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ چیلنج تو ہر جگہ پر ہیں اور یہ گیم کا حصّہ ہیں۔ جب فٹ بال کھیلیں تو کامیابی کے حصول کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اور دوسری طرف سے مشکلات سامنے آتی ہیں۔ تو جتنا بڑا منصوبہ ہے، ہدف ہے اتنی ہی زیادہ مشکلات ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن

نہیں کر سکتے اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہیں کر سکتے یہ با قاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔

دوسرے ممالک انڈونیشیا، ملائشیا وغیرہ میں حکومتی سطح پر کوئی ایسا قانون تو نہیں ہے لیکن ہمیں کو اپنے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے اور ہم کھل کر تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ان ممالک میں ہماری کمیونٹی مسلسل بڑھ رہی ہے اور لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

افریقن ممالک میں، ساؤتھ امریکن ممالک میں ہماری تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ چیلنج تو ہر جگہ پر ہیں اور یہ گیم کا حصّہ ہیں۔ جب فٹ بال کھیلیں تو کامیابی کے حصول کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اور دوسری طرف سے مشکلات سامنے آتی ہیں۔ تو جتنا بڑا منصوبہ ہے، ہدف ہے اتنی ہی زیادہ مشکلات ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن

ان سب باتوں کے باوجود ہماری ترقی ہو رہی ہے۔ ہر سال پانچ لاکھ سے زیادہ لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور یہ ساری دنیا سے شامل ہوتے ہیں اور یہ شامل ہونے والے امن پسند لوگ ہیں۔ اگر آپ کا پیغام اچھا ہے، محبت والا ہے تو قبول کیا جاتا ہے۔ اگر اچھا نہ ہوتا تو رد کر دیا جاتا۔

لیکن یہ جو شدّت پسند لوگ ہیں اور ان کا جو شدّت پسند پیغام ہے اس نے وقتی طور پر، کچھ حد تک attract کیا ہے۔ لیکن لمبا عرصہ اس کی کشش نہیں رہ سکتی۔ اب جو نوجوان یورپ سے جا کر ان تنظیموں کے ساتھ شامل ہوئے ہیں تو جب کچھ عرصہ بعد ان کو اصل حقیقت کا پتہ چلا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ اب اس صورتحال سے باہر نکلیں۔ لیکن ان کو واپس آنا مشکل لگ رہا ہے۔ اسی تنگ و دَو میں یا تو مارے جاتے ہیں اور یہ ان جہادی تنظیموں کے مظالم کا نشانہ بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا پیغام ایسا ہے کہ لاکھوں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ عرب ممالک میں ہماری حکومتی سطح پر بھی اور وہاں کے علماء کی طرف سے بھی مخالفت ہے لیکن اس کے باوجود عرب ممالک میں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

ایک کونسلر نے کہا کچھ نہ کچھ تو آپ لوگوں کو خطرہ ہو گا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں پاکستان میں خود بھی قید رہا ہوں۔ مجھ پر یہ الزام تھا کہ ایک بس سٹینڈ کے قریب ایک بورڈ پر قرآن کریم کی آیت کو مٹانے کی کوشش کی ہے جو کہ سراسر غلط تھا تو اس طرح مخالفین بغیر کسی ثبوت کے الزامات لگاتے ہیں اور پھر پرسیکیوشن بھی ہوتی ہے۔

اس پر کونسلر نے عرض کیا کہ یورپ میں رہتے ہوئے میرے لئے ایسی پرسیکیوشن کے بارہ میں سوچنا بھی مشکل ہے۔ یہاں ہم آزاد ہیں مذہبی آزادی ہے، بات کرنے کی، تبلیغ کرنے کی آزادی ہے جس طرح چاہیں بات کر سکتے ہیں اور اپنے اعمال کا اظہار کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگرچہ یہاں بات کرنے کی آزادی ہے لیکن آپ Anti-Semitic ایکشن ظاہر نہیں کر سکتے، یہودیوں کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ جرمنی میں یہ قانون ہے کہ تم کسی ملک کے سربراہ کو استہزاء کا نشانہ نہیں بنا سکتے۔

ابھی ترکش صدر کا کارٹون بنایا گیا تو جرمن چانسلر نے کہا کہ یہ قانون کے خلاف ہے۔ چنانچہ جس نے ایسا کیا اُس کے خلاف مقدمہ شروع کر دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بات درست ہے کہ مذہبی آزادی ہے، آزادی رائے ہے، تبلیغ کی، پیغام پہنچانے کی آزادی ہے۔ لیکن اگر یہ آزادی دوسروں کے جذبات مجروح کر رہی ہے تو اس پر کہیں کوئی حد لگانی پڑے گی۔ کوئی راستہ نکالنا پڑے گا تب ہی امن، رواداری اور بھائی چارہ کا ماحول قائم ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو بات میں نے آزادی رائے کے حوالہ سے کی ہے اس پر ہر عقلمند آدمی مجھ سے اتفاق کرے گا۔ کیتھولک پوپ نے کہا تھا کہ اگر کوئی میرے اچھے دوست ماں کے خلاف گالی دیں تو پھر اس کو تیار رہنا چاہیے کہ اسے مکّا پڑے گا۔ عیسائیوں کو پوپ کی بات سننی چاہئے۔ پوپ لوگوں کے جذبات کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مَیں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ اس پہلو سے اصل عیسائیت کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مغربی دنیا میں اظہار آزادی کی

یہ انتہا ہے کہ دوسرے کا مذاق اڑا دیتے ہیں۔ کارٹون بنا کر مذاق کرتے ہیں اور مسلمان دنیا میں آزادی کے نام پر یہ انتہا ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے۔ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کا قتل و غارت ہوجاتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم امن قائم کریں۔

اسلام کہتا ہے کہ دین میں جبر نہیں ہے۔ مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مذہب کے حوالہ سے اسی نے ہی فیصلہ کرنا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ایک دوسرے کا احترام کرے۔ انسانی اقدار اہم ہیں ان کا خیال رکھیں۔ مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ پر رہنے دیں۔ اگر مذاہب والے ایک دوسرے کو ماریں گے، قتل کریں گے تو پھر کون، کس مذہب پر چلے گا۔ پھر مذہب کا کیا فائدہ؟ ایک دوسرے کو مارتے ہوئے سب مرجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اس اصول پر قائم ہوں کہ ہم سب انسان ہیں اور ہم نے انسانی اقدار قائم کرنی ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے تو تب دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضور کب سے خلیفہ ہیں، حضور انور نے فرمایا کہ مَیں گزشتہ 13 سال سے اس منصب پر ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں 2005ء میں یہاں آیا تھا۔ اُس وقت یہ بلڈنگ نہ تھی۔ اب یہاں نئی تعمیرات ہوئی ہیں۔ یہاں ہماری لوکل کمیونٹی ہے۔ بہت سے لوگ فیملیز انتظار میں ہیں وہ مجھے ملیں گے اور میں ان سے ملوں گا جیسے لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں اور پیاروں سے ملتے ہیں اور آپس میں مل کر خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہماری ملاقاتیں ہوں گی۔

میئر اور کونسلرز کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر ان سبھی مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔